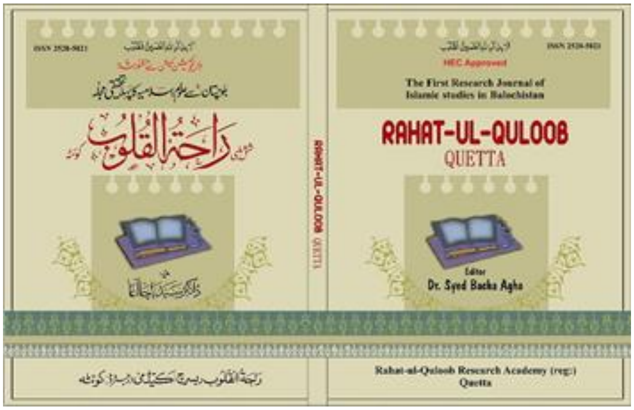


OPEN ACCESS

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

CC BY

**RAHAT-UL-QULOOB**
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

## TOPIC

# ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور مؤرخ ایک تجزیاتی مطالعہ

# Dr. Muhammad Hameedullah as historian an analytical study

***AUTHORS***

1. Syed Hujjatullah Agha, Lecturer in Islamic Studies, BUETMS, Quetta.
   Email: aghaujjat@gmail.com
2. Dr. Shabir Ahmed, Lecturer in Islamic Studies, BUETMS, Quetta.
   Email: shabir37@gmail.com

**How to Cite:** Agha, Syed Hujjatullah, and Dr. Shabir Ahmad. 2021. “URDU: ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور مورخ ایک تجزیاتی مطالعہ: Dr. Muhammad Hameedullah as Historian an Analytical Study”. *Rahat-Ul-Quloob* 5 (1), 184-90. https://doi.org/10.51411/rahat.5.1.2021/179.

*URL:* http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/179
Vol. 5, No.1 || January–June 2021 || URDU-Page. 184-190
Published online: 05-03-2021

QR. Code

# ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور مؤرخ ایک تجزیاتی مطالعہ

# Dr. Muhammad Hameedullah as historian an analytical study

[1]سید حجت اللہ آغا، [2]شبیر احمد


## ABSTRACT

History of Islam inparticular Study of Seerah is one of the vast topics which cannot be cover. In this regard the services of Dr. Muhammad Hameedullah are unforgettable and commendable. Dr. Muhammad Hamidullah, (born 1908), was educated at Osmania University in the state of Hyderabad Deccan (India). It was well known for the attention it gave particularly to the reform of Islamic education. In its university founded along Western lines with about a dozen faculties, there was also a faculty of Islamic Theology. The university imparted teaching, at every level and in every faculty, through the medium of Urdu, the local language. Specialization began in the school stage, when Arabic language, Fiqh, and Hadith, were obligatory beside other subjects such as English language, mathematics and other courses of modern education. Professor Hamidullah is well known for his translation of the Qur'an into French, and more than 170 works on Islamic Sciences, history, and culture.


**Key words:** sophisticated, renaissance of Islam, dawat o tableegh

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کا شمار تاریخ اسلام کے ان جلیل القدر علماء کی صف میں ہوتا ہے جن میں ابو نصر فارابیؒ، امام غزالیؒ اور شاہ ولی اللہؒ جیسی ممتاز علمی شخصیات شامل ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی ذات گرامی اصحاب علم ودانش کی علمی روایات کا تسلسل ہے، جس کے بنیادی عناصر میں سچائی ،بے غرضی، ایثار اور علم کی مختلف جہات پر غیر معمولی دسترس شامل ہے۔انہوں نے اپنی پوری زندگی علم و تحقیق کیلئے وقف کررکھی تھی۔ان کی وسیع علمی و تحقیقی خدمات 165 سے زائد کتب اور تقریبا ایک ہزار متفرق اور متنوع تحقیقی مقالات پر مشتمل ہیں۔اسلامی علوم وفنون کا شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہو جس کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ ذات رسالت مآب ﷺ اور آپ کی تعلیمات سے ہو اور ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے اس پر کوئی تصنیف نہ چھوڑی ہو۔ تاہم ان کی خصوصی دلچسپی کے موضوعات میں حضور ﷺ کی سیرت، تاریخ، حدیث، اور اسلام کا بین الاقوامی قانون تھے۔ جس میں موصوف نے انسانی سرگرمیوں کو قلم بند کرنے اور ان سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔

## ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور فن تاریخ:

ڈاکٹر محمود احمد غازی بیان فرماتے ہیں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسلامی علوم وفنون کے تقریبا ہر میدان میں کتب و مقالات تصنیف کیے ہیں۔ آپ کی نظر میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے کم و بیش پندرہ موضوعات پر رجحان ساز تحقیقات پائی جاتی ہیں۔ ان کی تحقیقات سے پوری دنیا میں استفادہ کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے تفسیر، سیرت النبی، تاریخ، تدوین حدیث اور اسلام کا بین الاقوامی قانون وغیرہ کے علاوہ مندرجہ ذیل موضوعات کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے۔ مثلا اسلامی معاشیات، مسلمانوں کی فلکیات، علم نباتات، علم تاریخ ولغت، مسلمانوں کی زراعت، ماہی گیری اور جہازرانی وغیرہ آپ نے ان موضوعات پر تحقیق کرکے نہ صرف دنیا کو سلامی تہذیب وتمدن کی درخشاں پہلوؤں سے آگاہ کیا بلکہ

دیگر محققین کے لیے تحقیق کی نئی راہوں کو ہموار کیا۔[1]

ہر صدی میں فن تاریخ پر مختلف لوگوں نے کام کیا ہے۔ انیسویں صدی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فن تاریخ کا کام بڑے اچھے انداز میں سر انجام دیا ہے۔ مذکورہ باب میں ڈاکٹر صاحب نے فن تاریخ کے حوالے سے جو کام ہوا ہے اس کا تذکرہ کیا جائے گا۔ اس باب میں ڈاکٹر صاحب کی تاریخ نگاری کی خصوصیات، منہج اور اسکا موازنہ دیگر مصنفین سے بھی کیا جائے گا۔

**ڈاکٹر صاحب کی تاریخ نگاری کی اہم خصوصیات:**

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا تاریخی موضوعات پر اسلوب یہ ہے کہ وہ واقعات کی تحقیق میں مصادر سے استنباط کرتے ہیں اور متوازن اور محتاط انداز میں اپنا نقطہ نظر اس طرح بیان کرتے ہیں جو ایک طرف حقیقت پر مبنی ہوتا ہے اور دوسری طرف دوسروں کے احساسات و جذبات بھی مجروح نہیں ہوتے۔ جیسے انہوں نے حضرت علی کی خلافت سے متعلق مضمون کے مباحث کو سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ ایک اور وجہ جس سے ہر مسلمان چاہے سنی ہو یا شیعہ اتفاق کرے گا۔ ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک بڑا کام ہے جسے کسی بھی طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کتاب کے اردو ترجمہ میں محمد بن حبیب بغدادی کی تالیفات کی فہرست میں کتنی ہے ابن ندیم کے حوالہ سے شامل کی ہیں۔ اس فہرست کے مطابق محمد بن حبیب کی تالیفات کی تعداد 45 ہے درج ہے۔ تاریخی انساب کے موضوع پر اس کتاب میں انبیاء علیہم السلام، تاریخ عرب، واقعات سیرت، امہات المومنین، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، خلفا بنو امیہ، بنو عباس، اور ان کے دامادوں سمیت درجنوں افراد کے نسب اور ان کی جماعتوں سمیت تین صدیوں کے مختلف سماجی کرداروں اور رویوں پر مشتمل ہے۔[2]

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تاریخ نگاری کا موازنہ اس کتاب سے بھی کیا جاسکتا ہے جو کہ "نگارشات" کے نام سے محمد عالم مختار نے موضوعاتی اسلوب پر مدون کی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ جملہ نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحریروں پر مشتمل ہے ہیں۔ کتاب کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ جملہ نگارشات کے آخر میں اشاعت کا تفصیلی حوالہ دیا گیا ہے۔ ہر موضوع سے متعلق اوسطاً 4 تا 5 موضوعات شامل ہیں۔

حصہ اول جو ارمغان دہلی سے 1971 میں شائع ہوا میں ڈاکٹر صاحب نے جہاں ایک طرف درباری مورخوں کا ذکر کیا ہے تو دوسری جانب تایخ کی شاخیں عنوان کے تحت جہانگردوں کی بین الممالک تاریخ، شہروں کی تاریخ، پیشوں کے لحاظ سے سوانح عمریاں، تاریخ قانون اور نسب نامے فن تاریخ کی یہ وہ شاخیں ہیں جس کی روشنی میں سماج کے حالات اور تاریخ کا اندازہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس تاریخ سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کئی اہم مقالات دوبارہ شائع ہوگئے ہیں جو پرانے مجلات میں دفن ہو چکے تھے۔[3]

**ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تاریخ نگاری کا منہج و اسلوب:**

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے کام کا اندازہ ان کے اسلوب تحقیق سے ہوتا ہے آپ تلاش و جستجو اور نقد و احتساب کے تمام ذرائع استعمال کرنے اور معمولی معمولی جزیات کی حیثیت متعین کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ اس اسلوب کی ایک مثال ان کا وہ مقالہ ہے جو انہوں نے مکہ کی شہری مملکت کے خدوخال پر لکھا ہے۔ یونان کی شہری مملکت سے موازنہ کرتے ہوئے وہ مکہ کے لیے ایک نظام مملکت ثابت کرتے ہیں۔

سیرت رسول ﷺ پر اتنا کام ہو چکا ہے کہ اس پر کسی اضافے کی گنجائش نہیں البتہ واقعات کی تعبیر اور اسباب و علل کا جائزہ ایک ایسا

پہلو ہے جس میں نئے نکات کے امکانات موجود ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس سلسلے میں نئی راہ اپنائی ہے عام سیرت نگار کتب حدیث، کتب سیرت و مغازی کی جانچ پڑتال ان کی تطبیق اور انکی ضعف وصحت پر داد تحقیق دیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ان مصادر کے ساتھ ماخذ سے بھی استفادہ کیا ہے جو بظاہر غیر متعلق لگتے ہیں جیسے قدیم جاہلی ادب، کتب انصاب، سوانح اور سفر نامے وغیرہ۔ ان کتابوں کی معلومات سے آپ واقعات سیرت و تاریخ کی تعبیر میں مدد لیتے ہیں۔ سیرت پر ان کا ابتدائی کام مقالہ کی صورت میں ہے جو عہد نبوی کے مختلف پہلوؤں کی توضیح و تشریح پر مبنی ہے۔ ان کی حیثیت متعلقہ موضوع پر معلومات، ان کی توضیح و تشریح اور ترتیب و تعبیر کی ہے۔ ہر مقالہ مستقل بالذات تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے۔ تحقیق کا یہ اسلوب مغرب کا معروف اسلوب ہے۔ مغربی محققین کے ہاں تحقیقی مقالات کی حیثیت مصادر تحقیق کی رہی ہے۔ مقالات کے موضوعات پر قیمتی مقالات تحریر فرمائے جو اردو، انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں چھپے، اور پھر ترکی اور فارسی میں تراجم بھی ہوئے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اسلوب تحقیق میں ایک خاص بات مصادر کا احاطہ ہے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ موضوع سے متعلق اصلی و ثانوی تمام مآخذ کو دیکھا جائے اور ان سے استفادہ کیا جائے وہ قدیم اور جدید کا موازنہ کرتے ہوئے اپنی مجتہدانہ راہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کے اسلوب تحقیق میں مصادر کا موازنہ، استنباط و استخراج اور موجودہ معلومات کے ناقدانہ جائزہ کے علاوہ ان کا انداز بیان بھی ہے۔ وہ اس خوبصورت انداز سے بیان کرتے ہیں کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تحقیقی تصانیف کا اسلوب عموماً پیچیدہ ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے واضح بیان کی توفیق بخشی تھی۔ ان کے اسلوب کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں، وہ خطبات بہاولپور میں تاریخ حدیث کے موضوع پر لیکچر دے رہے ہیں اور سامعین کو حدیث کی اہمیت سمجھا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"فرض کیجئے آج رسول اللہ ﷺ زندہ ہوں اور ہم میں سے کوئی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کرے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر یہ جاہل شخص اگر یہ کہے کہ یہ تو قرآن ہے خدا کا کلام، میں اسے مانتا ہوں مگر یہ آپ کا کلام ہے اور حدیث ہے یہ میرے لیے واجب التعمیل نہیں ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ فوراً ہی اس شخص کو امت سے فارغ کیا جائے گا اور غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر وہاں پر موجود ہوں تو وہ اپنی تلوار کھینچ کر کہیں گے یا رسول اللہ اجازت دیجیے میں اس مرتد کا سر قلم کر دوں۔ غرض رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ کہنا کہ یہ آپکی نجی بات ہے اور مجھ پر واجب التعمیل نہیں گویا یہ ایسا جملہ ہے کہ اسلام سے منحرف ہونے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ جو بھی حکم دیں اس کی حیثیت بالکل وہی ہے جو اللہ کے حکم کی ہے فرق دونوں میں جو کچھ ہے وہ اس وجہ سے پیدا ہوا کہ قرآن مجید کی تدوین و تحفظ ایک طرح سے عمل میں آیا اور حدیث کا تدوین و تحفظ دوسری طرح سے اس لیے تحقیق و ثبوت کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔"[4]

وہ ایک نرم اور رواں انداز میں نتائج تحقیق کو بیان کرتے چلے جاتے ہیں اور قاری کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کے اسی انداز بیان نے انکی کتابوں اور تحریروں کو مقبول عام بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں برکت ڈالی اور اسے قبولیت عامہ بخشی۔ ڈاکٹر صاحب کے اسلوب تحقیق کا اہم پہلو پیراگرافوں کی نمبر شماری ہے وہ اپنی تحریروں کو پیراگرافوں میں شمار کرتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں اور پھر

انہیں نمبر دیتے ہیں۔ ان کے بقول اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مختلف طباعتوں کے باعث صفحات کے نمبر بدل جاتے ہیں جس سے حوالوں میں الجھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اگر پیراگراف کے نمبر ہوں تو ان کا حوالہ قائم رہتا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنی کتابوں میں اشاریوں کا بھی تمام کیا ہے تاکہ استفادہ میں آسانی ہو آپ کی تحقیق میں حوالہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس لیے انہوں نے کتابوں میں یہ اسلوب اختیار کیا۔ چونکہ وہ خود حوالہ کے بغیر بات نہیں کرتے اس لیے انہیں احساس ہے کہ ایک محقق کو ماٰخذ سے استفادہ میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ میرے علم کی حد تک اردو زبان میں کسی مصنف نے یہ طریقہ اختیار نہیں کیا، اسے ڈاکٹر حمید اللہ کا اختصاص کہنا چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب کے انداز تحقیق کا ایک انوکھا طریقہ سوال اٹھا کر اس کا جواب مہیا کرنا ہے۔ مثلاً ختم المرسلین کیلئے آپؐ کے انتخاب کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"یوں تو کارساز عالم اپنی مخلوق میں سے جسے جو چاہے کام لے سکتا تھا۔ اس کی قدرت کی کوئی حد نہیں اور اس کی مشیت پر کسی کا بس نہیں۔ لیکن اس نے اپنی مرضی سے جب ہماری زمینی دنیا کو علم اسباب قرار دیا ہے تو کوئی بات بے سبب نہیں ہونی چاہیے۔ چاہے ہماری نظر ہر صورت میں حقیقی سبب کو معلوم حاصل کرنے سے قاصر ہے۔"[5]

**روایات میں ڈاکٹر صاحب کا اسلوب:**

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں میں عام مبلغوں کی طرح جذباتیت کی بجائے مقبولیت اور فکری اپیل ہوتی ہے۔ وہ قدیم جدید دونوں ماخذ کے حقیقی و تقابلی مطالعہ کے بعد اپنے نتائج فکر نہایت متانت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ انکی تحریریں سائنٹیفیک انداز واسلوب کا دلکش نمونہ ہوتی ہیں۔ قرآن وحدیث کے وسیع مطالعہ، مختلف زبانوں پر عبور رکھنے کے سبب اپنی تمام تحریروں میں سائنسی انداز اختیار کرتے ہیں۔

آپ کی کتب سیرت عملی دیانت اور تحقیقی متانت کا شاہکار ہیں۔ آپ کی کتب سیرت عشق رسول ﷺ کا مظہر ہی نہیں بلکہ ایک صاحب فن کی محققانہ جستجو کا مجموعہ بھی ہے۔ ان کے مطالعہ سے آپ کی علمی بصیرت کا پتہ چلتا ہے اور آپکی تصنیف و تالیف کا منفرد پہلو سامنے آتا ہے۔ اسلامی تاریخ بالخصوص سیرت النبی ﷺ پر آپ کی گہری نظر ہے۔ آپ سیرت رسول کے بہت سے ایسے گوشوں کو بے نقاب کرتے ہیں جو آئندہ سیرت نگاروں کے لئے راہیں متعین کرتے ہیں۔ جس بنا پر ہم سکتے ہیں کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو دور جدید کا امام سیرت کہا جاتا ہے۔[6]

**سیرت کے واقعات سے ڈاکٹر صاحب کا استخراج نتائج:**

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو اللہ تعالی نے ایک خاص ملکہ عطا کیا تھا، وہ یہ کہ وہ واقعات کو بیان کرتے تھے، تو اس سے نتائج کا استخراج کرتے تھے۔ مصنف کو واقعات اور معلومات سے نتائج اخذ کرنے کا بہترین سلیقہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جب بھی قلم اٹھاتے ہیں سیرت النبی ﷺ کے کسی گوشے کو نمایاں کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب میں نبی کی شادی کے حالات کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے پاس خود نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ عربوں میں عورتوں کی عزت تھی۔ لکھتے ہیں:

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عرب معاشرے میں خواتین کو نہایت بلند مقام حاصل تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عرب میں بیٹیوں کو پیدائش

کے بعد دفن کرنے کے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ پھر یہ واقعات انفرادی نوعیت کے ہیں۔ اور ان کا معاملہ بھی عورت کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تکریم کا رجحان ہے"[7]۔

ایک دفعہ قحط کے دوران آپ کی رضاعی ماں حلیمہ آئیں۔ دوسرے یتیم بیواؤں اور بے نو مسافروں کو امداد کے لئے اپنی اہلیہ کے پاس بھیجتے جو ہمیشہ سے ایسے افراد کی کھلے دل سے امداد کرتیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ :"اس حقیقت سے صاف ظاہر ہے کہ خواتین عرب میں اپنے مال و دولت پر اختیار رکھتی تھیں۔ اور ان کے شوہر بھی ان کی مرضی کے بغیر ان کی دولت میں صرف کرنے کا اختیار نہیں رکھتے تھے"[8]۔

مکہ کے مملکت اسلامیہ میں شامل ہونے کے بعد اور نبی ﷺ کے اس اعلان سے پہلے کہ آئندہ کوئی کافر بت پرستی کی غرض سے کعبۃ اللہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، مسلمان تو کعبۃ اللہ کو دین کا مرکز کے طور پر استعمال کر رہے تھے اور عرب کے کونے کونے سے آنے والے کفار خانہ خدا میں بت پرستی کی رسوم بھی ادا کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب اس سے یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ مکہ کو جبرا اسلام میں داخل نہیں کیا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے شہر کی حکومت تبدیل کرنے پر اکتفا کیا۔[9]

### ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تاریخ نگاری کا موازنہ دیگر مورخین سے:

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتب تاریخ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے اور دیگر مورخین سے موازنہ کیا جائے تو کئی چیزوں میں ڈاکٹر صاحب کی امتیازی خصوصیت سامنے آتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا اندازہ تحقیق دیگر مورخین سے بالکل الگ ہے۔ اور اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ الوثائق السیاسیہ کو ڈاکٹر صاحب نے جب جمع کیا تو یہ ایک ایسا کارنامہ تھا کہ پہلے کسی نے اس کی طرف توجہ ہی نہیں دی تھی۔ تو اس میں ڈاکٹر صاحب یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ تمام تحقیقات حتمی اور درست ہیں باقی مورخین کی طرح لیکن ڈاکٹر صاحب نے یہ دعویٰ نہیں کیا، بلکہ کہا کہ تمام وثائق حتمی نہیں ہیں بلکہ جن بعض میں سقم ہے اس کی نشاندہی بھی کر دی۔[10]

اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے جب سیرت پر کام شروع کیا تو بعض چیزیں سمجھ نہیں آئیں اور تسلی نہ ہوئی تو ڈاکٹر صاحب نے وہاں جا کر ان مقامات کو ناپا اور اندازہ لگایا کہ اصل صورت کیا ہو سکتی ہے۔ حالانکہ دیگر مورخین نے اس بات کی طرف توجہ ہی نہیں دی ہے۔ اسی کے بارے میں لکھتے ہیں: ڈاکٹر حمید اللہ نے سیرت کے ہر پہلو کا ایک نئے رنگ سے مطالعہ کیا۔ آپ نے مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں اپنے دن رات صرف کئے۔ مقامات جنگ میں بیٹھ کر چودہ سو سالہ تاریخ کا جائزہ لیا۔ مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں ان سے سوالات و جوابات کی محفلیں سجائیں اور آپ عالم کا مطالعہ کیا بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے سیرت نگار کی کاوشوں کو بھی پیش نظر رکھ کر اپنے مطالعہ و مشاہدہ کو قلم بند کیا[11]۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے ایک اور طریقہ تاریخ کا اختیار کیا جو دیگر مورخین نے نہیں کیا وہ یہ ہے کہ تاریخ کو سائنسی انداز میں پیش کر کے تاریخ نگاری کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔

### خلاصۃ البحث

تاریخ تو ہر قسم کے لوگوں نے لکھی ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کی تاریخ نگاری علمیت سے لبریز ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تاریخ نگاری کی بنیاد صرف واقعات پڑھنے پہ نہیں رکھی بلکہ ڈاکٹر صاحب نے خود بعض مقامات کا جا کر جائزہ لیا اور واقعات کا ان مقامات کے ساتھ موازنہ کیا جبکہ

عام مؤرخوں کا ذہن اس طرف نہیں جاتا۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ تاریخ کے ایک یکتا مورخ ہیں کہ انہوں نے تاریخ کو ایک نئے انداز میں پیش کیا۔ تاریخی روایات سے علمی استنباط کیا، تاریخ کو بطور سائنس یعنی تحقیقی انداز سے بھی پیش کیا ہے۔ مذکورہ بالا تمام عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے علم تاریخ کی کسی طرح اہمیت بیان کی ہے کہ قرآن میں جو واقعات ہیں گویا تاریخ اصل میں وہی ہے۔

## حوالہ جات

[1] مومن، پروفیسر عبد الرحمن، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، سیرت و کمالات وافادات، فرید بک ڈپو لمیٹڈ، نئی دہلی۔ ص14

[2] ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک کتابیاتی جائزہ،، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی وجانشینی، مرتبہ پروفیسر خالد پرویز، 2009ء ص224،223

[3] مختار، محمد عالم، نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ، بیکن بکس لاہور، دوسرا ایڈیشن، 2006,ص220

[4] علوی۔ ڈاکٹر، خالد، عارف، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات سیرت، فکرو نظر اسلام آباد، جلد40، 41، شمارہ1، ص405

[5] علوی۔ ڈاکٹر، خالد، عارف، رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی، فکرو نظر, اسلام آباد ص44

[6] رانا، محمد اکرم، پروفیسر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور سیرت نگار، فکرو نظر اسلام آباد، جلد40، 41، شمارہ1۔ ص247،246

[7] ظفر، عبد الرؤف، پروفیسر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی سیرت نگاری کی اہم خصوصیات، معارف اسلامی، اسلام آباد، ص168،

[8] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمرانی وجانشینی، ص30

[9] ایضاً، ص121

[10] ضیاء الحق، ڈاکٹر، الوثائق السیاسیہ میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تحقیقی منہج،، فکرو نظر اسلام آباد، ص306

[11] ڈاکٹر محمد حمید اللہ بطور سیرت نگا، جلد40، 41، شمارہ1۔ ص162